14422 ـ كيا خوبصورتی اور زيبائش كے ليے مچھلياں ركھنا حرام ہيں

سوال

كيا خوبصورتی اور زيبائش كے ليے مچھلياں ركھنا حرام ہيں؟
اسی طرح ميں نے سنا ہے كہ كتے كی پيدائش اس جگہ كی گندگی سے ہوئی جہاں آدم عليہ السلام سے شيطان نے جھگڑا كيا تھا، كيا يہ بات صحيح ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

شرعی احكام ميں بعض جانوروں كو ركھنے اور ان كی پرورش كرنے كی نہی آئی ہے، مثلا (كتا اور خنزير) كيونكہ اسے ركھنے ميں كئی قسم كے نقصانات ہيں، جن ميں سے ہو سكتا ہے بعض كا ہميں علم ہو اور كچھ ہمارے علم ميں نہ آئيں.

ليكن جن جانوروں كو ركھنا شريعت نے منع نہيں كيا تو انہيں ركھنے ميں كوئی حرج نہيں، سنت نبويہ سے ثابت ہوتا ہے كہ كچھ صحابہ كرام نے زيبائش اور ركھوالی، اور مباح قسم كے كھيل اور دل بہلانے كے ليے مباح جانور ركھے ہوئے تھے.

جيسا كہ انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بيان كرتے ہيں كہ ان كے چھوٹی بھائی كے پاس ايك چڑيا تھی جس سے وہ كھيلا كرتا تھا، اس كی يہ چڑيا مر گئی تو نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے اسے غمگين ديكھا، تو اس كا دل بہلانے لگے جو اس چھوٹے سے پرندہ كو ركھنے كی رضامندی تھی، تو رسول كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے اسے فرمايا:

" اے ابو عمير نغير نے كيا كيا !! "

اور ايك حديث ميں ہے كہ نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" ايك عورت بلی كی وجہ سے آگ ميں داخل ہو گئی، اس نے اسے باندھ ديا اور كھانے كو كچھ نہ ديا، اور نہ ہی اسے چھوڑا كہ وہ زمين كے كيڑے وغيرہ كھا لے"

تو اس حديث سے يہ سمجھ آتی ہے كہ اگر اس عورت نے اس بلی كو كھانے كے ليے كچھ ديا ہوتا تو وہ اس وعيد

سے نجات پا جاتی.

اور کہا جاتا ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی کنیت بھی اسی لیے پڑی کہ وہ اپنے ساتھ بلی رکھا کرتے تھے.

لھذا مباح اور جائز حیوانوں کی ضروریات پوری اور ان کی دیکھ بھال کرتے ہوئے پال کر رکھنا جائز اور مباح امور میں سے ہے، بلکہ ہو سکتا ہے اجرو ثواب میں بھی شامل ہو.

جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" ہر جاندار اور ذی روح میں اجر وثواب ہے"

لیکن جب اس کا خیال نہ رکھا جائے اور اس کی دیکھ بھال نہ ہو تو یہ گناہ اور معصیت کے باب میں داخل ہو گا، اور یہ آگ کی وعید میں شامل ہوتا ہے، جیسا کہ اس حدیث میں ذکر کیا گیا ہے جس میں عورت نے بلی کی دیکھ بھال نہ کی اوراس کا خیال نہ رکھا تو وہ مر گئی.

یہاں ہم سوال کرنے والے بھائی اور قاری کو یہ تنبیہ کرتے ہیں کہ مشرقی اور مغربی تنظیموں سے قبل ہی اسلام نے عورت اور جانوروں اور ملازمین اور مالکوں وغیرہ کے سارے حقوق کا خیال رکھنے کا اعلان کیا ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مخلوق پر اللہ تعالی کے حقوق اور اللہ تعالی پر مخلوق کے کیا حقوق ہیں اسے بھی بیان کیا ہے.

یہاں یہ بھی تنبیہ کریں گے کہ حیوان اور جانوروں سے زیادہ انسان و بشر کے حقوق کا خیال رکھنا زیادہ اولی اور افضل ہے، اور اس میں اجروثواب بھی زیادہ ہے.

فرمان نبوي صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

" آگ سے بچ جاؤ اگرچہ آدھی کھجور خرچ کر کے ہی"

اور ایك حدیث میں فرمان نبوی ہے:

" میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا شخص جنت میں اس طرح ہیں"

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشت شہادت اور اس کے ساتھ والی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا.

اس کے علاوہ بھی کئی ایك احادیث ہیں جن میں حقوق بیان کیے گئے ہیں.

تو اس بنا پر آپ کے لیے خوبصورتی والی مچھلیاں جن کا ذکر آپ نے سوال میں کیا ہے رکھنی جائز ہیں، لیکن شرط

یہ ہے کہ ان کی دیکھ بھال کرنا ہو گی، اور انہیں ہلاك كرنے والے اسباب سے بچنا ہو گا. واللہ اعلم

اور رہا مسئلہ کتے کی خلقت اور پیدائش کا تو اللہ تعالی نے کتے کو بھی اسی طرح پیدا کیا ہے جس طرح باقی جانور اور حیوانات پیدا کیے ہیں، اور بغیر کسی دلیل کے کتے کی خلقت اور پیدائش میں کسی خصوصی اور معین مادہ کا دعوی کرنا جائز نہیں.

فرمان باری تعالی ہے:

اور ہم نے جو جانا ہے اسی کی گواہی دیتے ہیں.

اور رہا ابلیس لعین تو اللہ تعالی نے اسے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اس نے تکبر کرتے ہوئے سجدہ کرنے سے انکار کر دیا، پھر اس نے آدم علیہ السلام کو گمراہ کیا اور انہیں اس درخت کا پھل کھانے کا کہا جس سےاللہ تعالی نے منع کیا تھا؛ اور وہاں کوئی گندگی تھی ہی نہیں، واللہ اعلم.

اور جس جھگڑے کا آپ نے ذکر کیا ہے اسے کے متعلق ہم کچھ نہیں جانتے.

اور قرآنی راہنمائی تو یہ ہے کہ مسلمان شخص اپنے دین اور دنیا میں جس چیز کا محتاج اور ضرورت مند ہے قرآن مجید اسے ذکر کرتا ہے، لیکن جس چیز کی اسے ضرورت اور حاجت ہی نہیں قرآن مجید اس سے اعراض کرتے ہوئے مسلمانوں کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ نفع مند علم میں مشغول رہیں، اور اس کے علاوہ جوکچھ ہے اس سے اعراض برتیں.

اس کی مثال جس سے اس بات کی وضاحت ہوتے وہ یہ کہ جب قرآن مجید نے اصحاب کہف کے کتے کا ذکر کیا تو کتے کے رنگ، اور نوح علیہ السلام کی کشتی کے ذکر میں ان کی کشتی کس لکڑی کی بنائی گئی تھی، سے اعراض ہے، قرآن مجید نے اسے بیان نہیں کیا، کیونکہ اس کے بیان کرنے میں کوئی فائدہ نہیں.

اور نہ ہی اسے جاننے سے کسی قسم کا نافع علم، اور اعتقاد نافع مرتب ہوتا ہے، ہو سکتا ہے کتے کی خلقت کے مادے والی بات بھی اسی قبیل سے ہو.

واللہ اعلم .